سوال

(364)مقروض کے ترکہ کی تقسیم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی فوت ہوا، پسماندگان میں سے بیوی، باپ، ایک بیٹا اورایک بیٹی زندہ ہے، اس کے ترکہ میں ایک لاکھ روپیہ ہے جبکہ ۲۸ ہزارروپیہ اس کے ذمے قرض بھی ہے، شرعی طورپراس کے ورثاء کواس سے کیاکچھ ملے گا؟ براہِ کرم جلدی جواب دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال صورت مسؤلہ میں بیوی کا آٹھواں حصہ ہے ارشادباری تعالیٰ ہے:

فَإِن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ [1]

''اگر مرنے والے کی اولادہوتو بیویوں کا آٹھواں حصہ ہے۔''

باپ کاچھٹا حصہ ہے ارشادباری تعالیٰ ہے:

وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ ۚ [2]

''اگرمیت کی اولادہے اوروالدین بھی ہیں تووالدین میں سے ہرایک کوچھٹا حصہ ملے گا۔''

مقررہ حصہ لینے والے ورثاء سے جوباقی بچے وہ اولادکاہے۔حدیث میں ہے کہ مقررہ حصہ لینے والوں کوان کے طے شدہ حصے دیئے جائیں، ان سے جوباقی بچے وہ مذکرقریبی رشتہ دارکاہے۔ [3]

پھراولادمیں اس شرح سے تقسیم کیاجائے کہ لڑکے کولڑکی کے مقابلہ میں دوگناملے، واضح رہے کہ تقسیم سے پہلے قرض کی ادائیگی ضروری ہے جیساکہ ارشادباری تعالیٰ ہے:

مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۚ [4]

’’یہ تقسیم میت کی وصیت اوراس کاقرض اداکرنے کے بعد ہوگی۔‘‘

سہولیت کے پیش نظر کل ترکہ کو بہتر (۷۲) حصوں میں تقسیم کر دیا جائے، ان میں آٹھواں حصہ یعنی نو حصے بیوہ کواورچھٹا حصہ یعنی ۱۲ حصے والد کواورباقی ۲ : ا کی نسبت سے لڑکے اور لڑکی میں تقسیم کر دیا جائے، لڑکی ۱۷ حصے اور لڑکے کو چونتیس حصے دیئے جائیں۔ ایک لاکھ ترکہ سے اٹھائیس ہزار قرض منہا کیا تو باقی بہتر (۷۲) ہزار روپیہ ہے، اس سے نو ہزار بیوہ کو، بارہ ہزار والد کو، چونتیس ہزار روپیہ لڑکے کو اور سترہ ہزار روپے لڑکی کو دیا جائے۔ (واﷲ اعلم بالصواب)

---

[1]۴/النساء : ۱۲۔

[2]۴/النساء : ۱۱۔

[3] صحیح بخاری، الفرائض : ٦٧٤٦۔

[4]۴/النساء : ۱۲۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 314

محدث فتویٰ